اردو (لازمی)	نہم 2019ء	پرچہ I: (انشائیہ طرز)
وقت: 2 گھنٹے 10 منٹ	(دوسرا گروپ)	کل نمبر: 60

(حصہ اوّل)

سوال 2:- درج ذیل نظم وغزل کے اشعار کی تشریح کیجیے (تین اشعار حصہ نظم سے اور دو اشعار حصہ غزل سے): **(10)**

(حصہ نظم)

(i) گو سب سے مقدّم ہے حق تیرا ادا کرنا
بندے سے مگر ہو گا حق کیسے ادا تیرا

جواب: جواب کے لیے دیکھیے پرچہ 2017ء (دوسرا گروپ)، سوال نمبر 2(i)۔

(ii) تری راہ میں خاک ہو جاؤں مر کر
یہی میری حُرمت، یہی آبرو ہے

جواب: جواب کے لیے دیکھیے پرچہ 2016ء (پہلا گروپ)، سوال نمبر 2(ii)۔

(iii) بوندوں کی جھمک، قطرات کی بہاریں
ہر بات کے تماشے، ہر گھات کی بہاریں

جواب: تشریح:

نظیر اکبر آبادی عوامی شاعر ہیں۔ ان کی شاعری میں عوام کے دِلوں کی دھڑکنیں موجود ہیں۔ برسات کا موسم شروع ہو گیا ہے، ہوا میں خُنکی ہے اور ہوا کے ٹھنڈے جھونکے طبیعت کو فرحت بخش رہے ہیں۔ بارش کے قطرے سبزے پر موتیوں کی طرح چمک رہے ہیں۔ حدِ نگاہ تک برسات کے دلکش نظارے اپنی بہار دکھا رہے ہیں۔ ہر طرف برسات کی وجہ سے کھیل تماشے ہو رہے ہیں، جس سے بچے، بوڑھے سب لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ برسات کی بہاریں کس قدر خوبصورت ہیں اور کیا کیا رونقیں لا رہی ہیں۔

(iv) شاخِ بُریدہ سے سبق اندوز ہو کہ تُو
نا آشنا ہے قاعدۂ روزگار سے

جواب: تشریح:

اقبالؒ نے ٹوٹی ہوئی شاخ کو علامت کے طور پر بڑی خوبصورتی سے استعمال کیا ہے۔ اقبالؒ کہتے ہیں کہ اے مسلمان! تُو ٹوٹی ہوئی شاخ ہے جو درخت سے علیحدہ ہو گئی ہے' اس سے سبق سیکھ۔ اگر تو عروج حاصل کرنا چاہتا ہے تو تجھے اپنی ملت سے تعلقات استوار رکھنا ہوں گے۔ اقبالؒ نے اتحاد اور اجتماعیت کا سبق دیتے ہوئے کہا ہے کہ اتحاد ایک ایسی طاقت ہے جس میں مکمل طمانیت' ایمان کا پختہ ہونا شامل ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ جب مسلمان متحد ہو کر میدانِ عمل میں آئے تو چند ہی سالوں میں دنیا پہ چھا گئے اور ہر طرف حکمرانی کرنے لگے اور جب منتشر اور باہمی نا اتفاقی کا شکار ہوئے تو وہ زوال اور پستی کے گڑھے میں جا گرے اور غیر قومیں ان پر غالب آ گئیں۔

(حصہ غزل)

(v) جان تم پر نثار کرتا ہوں
میں نہیں جانتا دُعا کیا ہے

جواب: جواب کے لیے دیکھیے پرچہ 2019ء (پہلا گروپ)' سوال نمبر 2(v)۔

(vi) مزا غم کے کھانے کا جس کو پڑا
وہ اشکوں سے ہاتھ اپنا دھویا کیا

جواب: جواب کے لیے دیکھیے پرچہ 2016ء (دوسرا گروپ)' سوال نمبر 2(vi)۔

(vii) دن زندگی کے ختم ہوئے شام ہو گئی
پھیلا کے پاؤں سوئیں گے کُنجِ مزار میں

جواب: جواب کے لیے دیکھیے پرچہ 2016ء (دوسرا گروپ)' سوال نمبر 2(vii)۔

(حصہ دوم)

سوال :3- درجِ ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے: (5,5)

(الف) علم اُس کی تقدیر ہی میں نہ تھا۔ شیخ جمعراتی خود دعا اور فیض کے مقابلے میں تازیانے کے زیادہ قائل تھے اور جمن پر اس کا بے دریغ استعمال کرتے تھے۔ اُسی کا یہ فیض تھا کہ آج جمن کی قرب و جوار کے مواضعات میں پرسش ہوتی تھی۔

جواب : حوالہ متن:

سبق کا عنوان: پنچایت مصنف کا نام: پریم چند

مشکل الفاظ کے معانی:

تقدیر:	قسمت	تازیانے:	کوڑے
فیض:	فائدہ	پرسش:	پوچھ، اہمیت

تشریح:

یہ اقتباس سبق ''پنچایت'' کے آغاز سے لیا گیا ہے۔ جمن شیخ اور الگو چودھری میں بڑا یارانہ تھا۔ دونوں جمن کے والد محترم شیخ جمعراتی سے علم حاصل کرتے تھے۔ الگو کا والد چونکہ تعلیم کے مقابلے میں استاد کی خدمت پر زیادہ بھروسہ رکھتا تھا لہٰذا وہ کہتا تھا استاد کی دعا چاہیے، کیونکہ جو کچھ حاصل ہوتا ہے وہ استاد کی دعا اور برکت سے حاصل ہوتا ہے، مگر علم حاصل کرنا شاید الگو کی قسمت میں ہی نہ تھا جبکہ شیخ جمعراتی بھی روایتی استاد کی طرح دعا اور فیض کی بجائے کوڑے مارنے اور سزا دینے پر زیادہ یقین رکھتے تھے۔ وہ اپنے بیٹے جمن پر اس کا بلا جھجک استعمال کرتے تھے۔ یہ شاید اسی تازیانے اور شیخ جمعراتی کی تربیت کا اثر تھا کہ اردگرد کے لوگ شیخ جمن کی تعظیم کیا کرتے تھے اور اپنے معاملات کے حل میں اس کو بڑی اہمیت دیتے تھے۔

(ب) ہمارے بنگلے کا مزاج ہر زاویے سے امیرانہ تھا۔ مقابلے میں ہمارے اثاثے کے تیور ہر چند کہ خاکسارانہ تھے تاہم اپنے مکان کی شان کے پیشِ نظر ہم نے ہُوں توُں کر کے ہر کمرے کے لیے ایک قالین یا دری پیدا کر لی۔ اگر چہ اِس کارِ خیر کا بیشتر اجر مقامی کباڑیے کو ملا۔

جواب: **حوالہ متن:**

سبق کا عنوان: قدر ایاز **مصنف کا نام:** کرنل محمد خان

مشکل الفاظ کے معانی:

زاویے:	رُخ	خاکسارانہ:	غریبانہ، عاجزانہ
شان:	رُتبہ، مقام	کارِ خیر:	نیک کام

تشریح:

یہ اقتباس سبق ''قدرِ ایاز'' کے آغاز سے لیا گیا ہے۔ مصنف کہتا ہے کہ ہمیں رہنے کے لیے ایک سی کلاس بنگلہ ملا ہوا تھا۔ بنگلے کی عمارت کے سامنے ایک باغ تھا، جس میں طرح طرح کے پودے لگے ہوئے تھے۔ غرض کہ ہمارا بنگلہ ہر لحاظ سے آراستہ پیراستہ تھا، لیکن اس کے مقابلے میں وہاں رہنے کے لیے ہمارے پاس جو گھریلو ساز و سامان تھا وہ ہر گز اس بنگلے کی شان کے مطابق نہ تھا۔ تاہم ہم نے اس بنگلے کی شان و شوکت کو برقرار رکھنے کے لیے کچھ مناسب سامان خرید لیا تھا، جس میں ہر کمرے کے لیے قالین یا دری بھی شامل تھے۔ یہ ساز و سامان ہم نے ایک مقامی کباڑیے سے خریدا تھا۔

سوال 4: درجِ ذیل میں سے کوئی سے پانچ سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: **(10)**

(i) قریش نے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو گرفتار کرنے کا کیا انعام مقرر کیا؟

جواب: قریش نے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو گرفتار کرنے کے لیے ایک خون بہا کے برابر یعنی سو اونٹ انعام مقرر کیا۔

(ii) انسان کب سخت کاہل اور وحشی ہو جاتا ہے؟

جواب: جب انسان اپنی تعلیم اور عقل کو کام میں نہیں لاتا، عارضی ضرورتوں کا منتظر رہتا ہے اور

اپنی دلی قوئی کو بے کار ڈال دیتا ہے تو وہ نہایت سخت کاہل اور وحشی ہو جاتا ہے۔

(iii) مولانا شبلی نعمانیؒ کی کوئی سی دو تصانیف کے نام لکھیے۔

جواب: مولانا شبلی نعمانیؒ کی دو تصانیف کے نام درجِ ذیل ہیں:

1- شعر العجم (پانچ جلدیں) 2- الفاروق

(iv) الگو چودھری کا فیصلہ سن کر شیخ جمن کا ردِ عمل کیا تھا؟

جواب: الگو کا فیصلہ سن کر شیخ جمن پریشان ہو گیا۔ وہ سمجھتا تھا کہ دوستی میں دھوکا ہوا ہے۔ کیا جس پر بھروسہ کیا جائے وہی دھوکا دیتا ہے! الگو کے فیصلے نے دوستی کی جڑیں ہلا دیں اور وہ الگو چودھری سے انتقام لینے کی سوچنے لگا۔

(v) سلیم نے چار لڑکوں کی کیا خوبیاں بیان کیں؟

جواب: سلیم اپنے والد نصوح کو چار لڑکوں کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ راہ چلتے ہیں تو گردن نیچے رکھتے ہیں۔ اپنے سے بڑا مل جائے تو جان پہچان ہو یا نہ ہو، سلام ضرور کرتے ہیں۔ نہ کبھی لڑتے ہیں اور نہ ہی جھگڑتے، نہ کبھی گالی بکتے، نہ قسم کھاتے، نہ جھوٹ بولتے، نہ کسی کو چھیڑتے اور نہ کسی پر آواز کستے ہیں۔

(vi) میرؔ نے "نیم باز آنکھوں کی مستی" کو کیا قرار دیا ہے؟

جواب: میرؔ نے نیم باز آنکھوں کی مستی کو شراب کی مستی قرار دیا ہے۔

(vii) نعت میں شاعر اپنی "حرمت و آبرو" کس بات میں خیال کرتا ہے؟

جواب: شاعر اپنی حرمت و آبرو اس بات میں خیال کرتا ہے کہ وہ اس دنیا سے جانے کے بعد بھی نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے راستے کی خاک بن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے قدم چومے۔

(viii) اقبالؒ نے ڈالی اور شجر سے کیا مراد لیا ہے؟

جواب: علامہ اقبالؒ نے ڈالی سے مراد فرد اور شجر سے مراد قوم یا ملت کو لیا ہے۔

سوال 5: کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیے: **(5)**

(الف) ہجرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم (ب) آرام و سکون

جواب:

(الف) ہجرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم

جواب کے لیے دیکھیے پرچہ 2016ء (پہلا گروپ)، سوال نمبر 5 (الف)۔

(ب) آرام و سکون

یہ ایک ڈرامہ ہے جس میں مصنف نے ایک ایسے آدمی کا حال بیان کیا ہے جو دفتری کام کی وجہ سے بیمار ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر کے مشورے کے مطابق اس شخص کے لیے آرام و سکون بہتر ہے، مگر گھر میں بیوی بچوں کے شور کی وجہ سے دوبارہ دفتر جانے کی تیاری کرنے لگتا ہے۔ جب بیوی ڈاکٹر کو شوہر کے معائنے کے لیے بلاتی ہے تو ڈاکٹر بخار کی وجہ کام کی زیادتی بتاتا ہے اور آرام کا مشورہ دیتا ہے۔ بیوی ڈاکٹر کے سامنے بار بار شور کرتی ہے کہ اس نے کئی بار آرام کا مشورہ دیا، لیکن بیوی اپنے خاوند کو آرام و سکون پہنچانے کی کوشش کرنے لگتی ہے۔ کمرے میں اونچی آواز میں باتیں کرتی ہے۔ نوکر کو ڈانتی ہے۔ باتوں باتوں میں میاں سے طبیعت بھی پوچھتی ہے اور کہتی ہے: چپ کر کے لیٹے رہیے! تمھارے کمرے میں شور نہیں ہوگا۔ نوکر کو آواز دے کر گھنٹی لانے کا کہتی ہے۔ جب نوکر کمرے میں آتا ہے تو اسے برا بھلا کہتی ہے۔ کبھی بدبخت کہتی ہے۔ خاوند بار بار چپ کرواتا ہے۔ جوں ہی وہ کمرے سے باہر جاتی ہے تو فون کی گھنٹی بجتی ہے۔ خاوند فون سننے کو کہتا ہے۔ ملازم کمرے میں جھاڑو دینے لگتا ہے تو خاوند اسے باہر نکال دیتا ہے۔ بچہ صحن میں کھلونا گاڑی چلانے لگتا ہے۔ بیوی کمرے میں آ کر اندر سے ہی نوکر کو برا بھلا کہہ کر ڈانٹتی ہے۔ اتنی دیر میں پڑوسی ہارمونیم بجا کر گانا گانے لگتا ہے۔ خاوند شور کے باعث بہت پریشان ہوتا ہے۔ پھر بیوی کے شور، بچے کی کھلونا گاڑی کی آواز، پڑوسی کے ہارمونیم کی آواز، گلی میں فقیر بھی صدائیں لگانا شروع کر دیتا ہے۔ خاوند کی طبیعت اور بگڑنے لگتی ہے۔ آخرکار وہ اپنی شیروانی لانے کو کہتا ہے۔ بیوی پوچھتی ہے کہ کہاں جا رہے ہو؟ تو خاوند کہتا ہے: دفتر جا رہا ہوں۔ پھر پوچھتی ہے، کیوں؟ تو جواب ملتا ہے آرام و سکون کے لیے۔

سوال :6- نظم ''حمد'' کا مرکزی خیال / خلاصہ لکھیے اور شاعر کا نام بھی لکھیے۔ (5)

جواب : جواب کے لیے دیکھیے پرچہ 2016ء (پہلا گروپ)' سوال نمبر 6۔

سوال :7- اپنے دوست کے نام خط لکھیے جو کہ رُوٹھا ہوا ہے' اس کو منانے کی کوشش کی جائے۔ (10)

جواب :

کمرۂ امتحان

الف۔ب۔ج

13 مارچ 2020ء

پیارے دوست!

السلام علیکم!

اب ضد چھوڑیے اور کچھ رحم کھایے اور مان جایے۔ اچھا مجھے یاد آیا آپ ''شادی ہمیشہ سادگی سے کرنی چاہیے اور فضول خرچی سے بچنا چاہیے'' والی بات پر مجھ سے ناراض ہو۔ بات تو برحق تھی' لیکن اس کے باوجود میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں' آئندہ ایسی جسارت نہیں کروں گا' جس آپ کا دل دُکھے۔ بہر حال اگر اب بھی آپ نہ مانے تو ہماری دوستی تڑخ جائے گی۔ بھائی دوستی میں اونچ نیچ کا تو سوال ہی پیدا نہیں' دوستی تو برابری کا رشتہ ہے اور جب تک رہتی ہے ہم سطح رہتی ہے۔ اگر برابری نہ رہے تو پھر یہ دوستی نہیں بلکہ پیری اور مریدی ہے اور اس کے لیے بیعت کرنا پڑتی ہے۔ کیا اب آپ کی بیعت کی جائے؟ ٹھیک ہے پیر جی!

والسلام

آپ کا مخلص

ء۔ی۔ے

یا

اپنے/اپنی ہیڈ ماسٹر صاحب/ہیڈ مسٹریس صاحبہ کے نام چھٹی کی درخواست لکھیے۔

جواب : بخدمت جناب ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی سکول، لاہور

جنابِ عالی!

گزارش ہے کہ آج مجھے گھر پر ایک ضروری کام درپیش ہے، جس کے باعث مدرسے میں حاضر نہیں ہوسکوں گا، لہٰذا ملتمس ہوں کہ آج مورخہ 6 اپریل 2020ء صرف ایک دن کی رُخصت مرحمت فرمائیں۔

العارض

آپ کا تابع فرمان

الف۔ب۔ج

6 اپریل 2020ء

سوال 8: ''جھوٹ کی سزا'' کے عنوان سے ایک کہانی لکھیے۔ (5)

جواب : جواب کے لیے دیکھیے پرچہ 2018ء (دوسرا گروپ)، سوال نمبر 8۔

یا

دکاندار اور گاہک کے درمیان مہنگائی کے موضوع پر ایک مکالمہ تحریر کیجیے۔

جواب : ''مہنگائی کے موضوع پر دکاندار اور گاہک کے درمیان مکالمہ''

گاہک: السلام علیکم!

دکاندار: وعلیکم السلام! جناب فرمایئے، کیا دوں۔

گاہک: مجھے کچھ سبزیاں چاہیے۔

دکاندار: جی بتایئے جناب تمام سبزیاں موجود ہیں۔ آپ بتائیں آپ کو کون سی دوں؟

گاہک: ایسا کرو دو کلو آلو، ایک کلو ٹماٹر اور ایک کلو بھنڈی تول دو۔ ہاں لیکن یہ سب سبزیاں تولنے سے پہلے ان کے نرخ ضرور بتادینا۔

دکاندار: آلو 50 روپے کلو، ٹماٹر 100 روپے اور بھنڈی 200 روپے کلو ہے

گاہک: بھائی اتنی مہنگی سبزیاں! پچھلے ہفتے میں نے یہ سبزیاں خریدی تھیں اس وقت تو ان کے نرخ اتنے زیادہ نہ تھے۔

دکاندار: جناب کیا کریں، پچھلے کچھ دنوں سے مہنگائی بہت زیادہ ہوگئی ہے۔

گاہک: کیوں بھئی! ایسا کیوں؟

دکاندار: جناب پیٹرول کی قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے تمام اشیا کے نرخ بہت بڑھ گئے ہیں۔ منڈی میں ہر چیز کی قیمت دوگنی ہوگئی ہے۔

گاہک: بڑے افسوس کی بات ہے۔ پہلے غریب آدمی سستے داموں سبزی لے کر اپنے بچوں کا پیٹ پال لیتا تھا، اب وہ بھی پہنچ سے دور ہوتی چلی جارہی ہے۔

دکاندار: یہ تو حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اشیا کے نرخ مقرر کرے اور لوگوں کو بے جا منافع خوری سے روکے۔

گاہک: بالکل دُرست کہا میرا سامان تول دو۔

دکاندار: (سامان تول کر) یہ لیں۔

گاہک: کتنے پیسے ہوئے؟

دکاندار: 350 روپے۔

گاہک: یہ لیجیے پیسے، اچھا میں چلتا ہوں۔ اللہ حافظ۔

دکاندار: اللہ حافظ۔ آپ کی آمد کا شکریہ۔

سوال:9- درجِ ذیل جملوں کی دُرستی کیجیے: (5)

(i) امجد نے کراچی جانا ہے۔

دُرست: امجد کو کراچی جانا ہے۔

(ii) اُلٹے بانس دِلّی کو۔

دُرست: اُلٹے بانس بریلی کو۔

(iii) دہی کھٹی ہے۔

دُرست: دہی کھٹا ہے۔

(iv) میرا سائیکل خراب ہو گیا۔

دُرست: میری سائیکل خراب ہو گئی۔

(v) دروازہ کو بند کرو۔

دُرست: دروازہ بند کرو۔

یا

درجِ ذیل جملوں کی تکمیل کیجیے:

(i) آ بیل مجھے ------

مکمل: آ بیل مجھے مار۔

(ii) جس کی لاٹھی ------

مکمل: جس کی لاٹھی اُس کی بھینس۔

(iii) چور کی داڑھی ------

مکمل: چور کی داڑھی میں تنکا۔

(iv) بوڑھی گھوڑی ------

مکمل: بوڑھی گھوڑی لال لگام۔

(v) حساب جو جو ------

مکمل: حساب جو جو بخشش سو سو۔